آلو کی کاشت و دیکھ بھال

بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے خوراک اور گندم پر دباؤ کم کرنے کیلئے آلو کی پیداوار میں اضافہ ضروری ہے

نوید عصمت کاہلوں

آلو پاکستان کی ایک اہم فصل ہے۔ اس کی فی ایکڑ آمدنی دوسری فصلوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں کافی مقدار میں نشاستہ، وٹامن، معدنی نمکیات اور لحمیات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اسے مکمل غذا کہا جاتا ہے۔ آلو کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے حکومت پنجاب نے پیداواری مقابلے کا اعلان بھی کیا ہے جس کے تحت زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے

کاشتکاروں کو مشینری

کی صورت میں کروڑوں روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک کو پورا کرنے اور گندم پر دباؤ کم کرنے کیلئے آلو کی پیداوار میں اضافہ از حد ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں آلو ہی ایک ایسی فصل ہے جو ساحل سمندر سے لے کر پہاڑی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کی دو فصلیں یعنی موسم بہار اور موسم خزاں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ آلو کی خزاں فصل کی کاشت کا موزوں وقت ماہ اکتوبر ہے۔ زیادہ اگیتی کاشت میں زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے اگاؤ میں کمی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات زیر زمین آلو گل جاتے ہیں اور مائٹس (جوؤں) کے حملے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اسلئے بوائی 28 سے 32 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر کریں اور اس کی برداشت جنوری سے فروری تک کریں۔ بیج والی فصل کو 10 اکتوبر تک کاشت کریں اور جنوری کے پہلے ہفتے تک بیلیں کاٹ دیں تا کہ فصل وائرس پھیلانے والے کیڑوں سے محفوظ رہے اور چھلکا سخت ہو جائے۔ بیلیں کاٹنے کے ہفتہ دس دن کے اندر آلو برداشت کرلیں۔ آلو کی تازہ پیداوار بطور بیج نئی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہوتی۔ کاشت سے قبل خوابیدگی کو توڑنا بہت ضروری ہے۔ آلو 10 سے 12 ہفتے پڑا رہنے سے خوابیدگی خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ کاشت کیلئے 1200 تا 1500 کلو گرام فی ایکڑ صحتمند، بیماریوں سے پاک تصدیق شدہ بیج استعمال کیا جائے۔ بیج کو سردخانے سے تقریباً 10 دن پہلے نکال کر سایہ دار جگہ پر پھیلا دیں تا کہ بیج باہر کے درجہ حرارت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے اور اس میں شگوفے پھوٹ آئیں۔ ایکسٹرکس (Axtrix)، سینٹے (Santae)، کروڈا (Kuruda)، صدف (Sadaf)، روبی (Rubby)، پی آر آئی ریڈ (PRI Red) اور ایس ایچ 5 (SH-5) آلو کی سفارش کردہ اقسام ہیں۔ فصل کی کاشت کیلئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو، کا انتخاب کریں۔ زمین میں مناسب مقدار میں نامیاتی مادہ موجود ہونا ضروری ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین چار دفعہ عام ہل چلا کر زمین کو نرم اور بھربھرا کرلیں۔ زمین کی ہمواری کا خاص خیال رکھیں تا کہ کھیت میں پانی کھڑا نہ رہے اور فصل کا اگاؤ بھی اچھا رہے۔ کھادوں کی مقدار کا تعین کرنے سے پہلے زمین کا تجزیہ کرائیں۔ اگر زمین کا تجزیہ نہ کروایا جا سکے تو اوسط زرخیزی والی زمین میں فی ایکڑ 100 کلوگرام نائٹروجن، 50 کلوگرام فاسفورس، 50 کلوگرام پوٹاش اور 10 کلوگرام زنک سلفیٹ (21%) ڈالیں۔ اگر گوبر کی کھاد ڈالی جائے تو عناصر صغیرہ ڈالنے کی ضرورت نہ ہوگی ورنہ بمطابق اراضی فی ایکڑ فیرس سلفیٹ 30 کلوگرام، مینگنیز سلفیٹ 12 کلوگرام اور بورک ایسڈ 2 کلوگرام ڈالنا چاہیے۔ فاسفورس، پوٹاش، زنک و دیگر عناصر صغیرہ والی کھادوں کی ساری مقدار بوقت کاشت ڈالیں اور نائٹروجن والی کھاد کی آدھی مقدار بوقت بوائی اور باقی آدھی مقدار بوائی کے ایک ماہ بعد آبپاشی کے ساتھ ڈالیں۔ آلو کی کاشت کھیلیوں پر کریں، کھیلیوں کا فاصلہ 75 سینٹی میٹر اور پودوں کا فاصلہ 20 سینٹی میٹر رکھیں۔ بیج کی گہرائی 7 سینٹی میٹر سے 10 سینٹی میٹر رکھیں البتہ اگر کاشت مٹی چڑھانے والے ہل سے کرنی ہو تو بیج کی گہرائی 15 سینٹی میٹر تک بھی کی جا سکتی ہے۔ بیج والی فصل میں پودوں سے پودوں کا فاصلہ 15 سینٹی میٹر رکھیں تا کہ آلو کا سائز کم ہو کر بیج زیادہ نکلے۔ آلو کی کاشت کے فوراً بعد فصل کی ہلکی آبپاشی کریں، پانی کسی صورت کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھے بلکہ کھیلیوں کے صرف دو تہائی حصہ تک پہنچے، ورنہ زمین سخت اور اگاؤ متاثر ہوگا۔ بعد میں یہ وقفہ موسم کے مطابق بڑھا کر 10 سے 15 دن کردیں۔ آلو نکالنے سے 15 دن پہلے آبپاشی بند کردیں۔ آلو کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے مقامی فیلڈ عملہ کے مشورہ سے زہروں کا استعمال کریں۔ آلو کی بیماریوں میں آلو کا پچھیتا جھلساؤ، آلو کا اگیتا جھلساؤ، آلو کا سوکا یا مرجھاؤ، آلو کی عمومی ماتا، مائیکو پلازما، آلو کا پتہ لپیٹ وائرس، آلو کا وائرس وائی اور موزیک وغیرہ شامل ہیں۔ ان بیماریوں کے حملہ سے فصل متاثر ہوتی ہے اور پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ آلو کی بیماریوں کے انسداد کیلئے صحتمند اور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں، قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں، جڑی بوٹیوں کا تدارک کریں۔ آلو کے نقصان رساں کیڑوں میں چور کیڑا، چست تیلا، سست تیلا، سفید مکھی، آلو کا پروانہ، امریکن سنڈی اور لشکری سنڈی حملہ آور ہو کر پتوں اور پودوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے تدارک کیلئے روشنی کے پھندے لگائیں، فصل میں گوڈی کرکے پانی دیں، جڑی بوٹیاں تلف کریں۔ آلو کی فصل پر ضرر رساں کیڑوں اور

بیماریوں کے شدید حملے کی

صورت میں محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے فیلڈ عملہ کے مشورہ سے نئی کیمسٹری کی زرعی زہریں سپرے کریں۔ آلو کی فصل کو برداشت کرنے سے 10 سے 15 روز قبل بیلیں کاٹ دیں اس سے آلو کی جلد سخت ہو جاتی ہے، کولڈ سٹور میں ذخیرہ کے دوران نہیں گلتا۔ آلو کی برداشت صبح کے وقت کریں جب درجہ حرارت مقابلتاً کم ہو۔ آلو کو برداشت کے بعد 3 سے 4 دن سایہ دار جگہ پر رکھیں تا کہ برداشت کے دوران آنے والے زخم مندمل ہو جائیں۔ موسم خزاں کے آلو جب جنوری فروری میں برداشت ہوتے ہیں تو بھاؤ کم ہو جاتا ہے زیادہ قیمت کے حصول کیلئے زمیندار آلوؤں کو فارم پر ڈھیر کی صورت میں جمع کر لیتے ہیں تا کہ اس کی فروخت کچھ دیر بعد کی جا سکے لیکن ڈھیر میں ہوا کا گزر نہ ہونے کی وجہ سے آلو نہ صرف گل سڑ جاتے ہیں بلکہ درجہ حرارت زیادہ ہونے پر ان کی ظاہری شکل بھی خراب ہو جاتی ہے اور اس طرح مارکیٹ میں کم قیمت ملتی ہے۔ اس سنبھال کے طریقے کو محکمہ زراعت نے اور زیادہ بہتر بنا دیا ہے۔ ڈھیر زمین سے کم از کم ایک فٹ اونچے بیڈ پر لگائیں۔ ڈھیر کے اندر ہوا کے گزرنے کیلئے ڈکٹ لگائی جائیں جسے صبح کے وقت بند کر دیا جائے تا کہ ڈھیر کے اندر گرم ہوا کا گزر نہ ہو سکے اور اسے ٹھنڈی ہوا کے گزرنے کیلئے رات کو کھول دیا جائے۔ ڈھیر کی گرمی خارج کرنے کیلئے چمنی کا استعمال کی جائے تا کہ ڈھیر کی گرمی خارج ہو سکے اور ڈھیر کے اوپر پرالی کی مناسب تہہ ڈال دی جائے تا کہ موسمی تغیرات سے بچا جا سکے۔ اس طریقے سے نہ صرف آلو فارم پر زیادہ دیر تک رکھے جا سکتے ہیں بلکہ ان کی خاصیت بھی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔